



سوال

جو الفاظ طلاق کے معنی میں واضح نہ ہوں ان میں خاوند کی نیت کا اعتبار ہوگا

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

ہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقل مند انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ طلاق تک نوبت پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ بھجھارو یہ رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَعَايِرُوا مَنَ بَانَغْرُوفٍ (النساء: 19)

اور ان (عورتوں) کے ساتھ لچھے طریقے سے رہو۔

جن لفظوں کے ساتھ بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے، وہ دو طرح کے ہیں :

1- صریح لفظ: جو طلاق کے معنی میں بالکل واضح ہو، جس کا طلاق کے علاوہ کوئی اور مطلب نہیں ہو سکتا۔

2- کنایہ: اس سے مراد ایسا لفظ ہے جو طلاق دینے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور طلاق کے علاوہ کسی اور معنی کو ادا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

انسان بیوی کو طلاق دینے کے لیے بعض اوقات بالکل واضح لفظ استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا لفظ استعمال کرتا ہے جو طلاق کا معنی بھی دیتا ہے اور اس لفظ کا مطلب طلاق کے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

سوال میں مذکور صورت حال کچھ یوں ہے کہ بیوی نے اپنے شوہر سے کہا کہ کو تم نے مجھے چھوڑ دیا، کو تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ شوہر نے کہا: چھوڑ دیا، بیوی نے پھر پوچھا کہ کیا تم نے مجھے چھوڑ دیا؟ شوہر نے کہا: ہاں، بیوی نے تیسری بار پوچھا، تم نے مجھے طلاق دے دی ہے؟ شوہر نے غصے سے کہا نہیں، پھر اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں کچھ دیر بات نہیں کروں گا، میں ناراض رہوں گا تا کہ تمہیں غلطی کا احساس ہو۔ میرا طلاق کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی میں نے اس کے بارے میں کبھی سوچا ہے، اور سخت غصے سے کہا کہ آئندہ طلاق کا لفظ نہ نکالنا۔



شوہر نے بیوی کو دو مرتبہ کہا: ”میں نے تمہیں چھوڑ دیا“، یہ الفاظ کتنا یہ ہیں، جو طلاق دینے کے لیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور طلاق کے علاوہ کسی اور معنی کو ادا کرنے کے لیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کے الفاظ میں خاوند کی نیت کا اعتبار ہوگا، کہ یہ الفاظ کسے ہوئے اس کی نیت طلاق دینے کی تھی کہ نہیں۔ خاوند نے بیوی کے تیسری بار پوچھنے پر خود کہہ دیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس لیے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

- 1- فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد صاحب حفظہ اللہ
- 2- فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب حفظہ اللہ
- 3- فضیلۃ الشیخ عبدالخالق صاحب حفظہ اللہ
- 4- فضیلۃ الشیخ عبدالکلیم بلال صاحب حفظہ اللہ